پیغمبر اقدس ؐ کی حیات طیبہ بحیثیت معلم انسانوں کیلئے نمونہ کامل ہے وضاحت کریں۔

حضرت محمد ؐ نے پوری انسانیت کو علم و تعلم کے زیور سے آراستہ کرنے کی بھرپور کوشش کی آپ ؐ کو بنیادی طور پر معلم بنا کر ہی بھیجا گیا تھا آپ ؐ پر اترنے والی پہلی وحی میں بھی پڑھائی کی بات کی گئی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ؐ کو نبوت ملتے ہی جو ذمہ داری سونپی گئی وہ علم و تعلم کی تھی۔ پہلی وحی میں آپ ؐ سے فرمایا گیا

اپنے رب کے نام سے پڑھیے جس نے ہر چیز کو پیدا کیا انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا پڑھیے آپ ؐ کا رب بڑا ہی کریم ہے جس نے قلم کے ذریعے سے علم سکھایا اور انسان کو وہ کچھ سکھایا

DATE: ___/___/20__

"جو وہ نہ جانتا تھا"

حدیث نبویؐ ہے۔ اپنے معلم ہونے کی تصدیق خود آپؐ نے کی

"میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں"

آپؐ نے وہ علم لوگوں کو سکھایا جو اللہ کی طرف سے انہیں عطا کیا گیا تھا۔ مکہ میں پہلی درسگاہ قائم کی گئی جس کا نام "دارِ ارقم" رکھا گیا مدینہ منورہ میں بھی مرکز تعلیم کی بنیاد رکھی گئی جس کا نام "صفہ" رکھا گیا۔ آپؐ نے لوگوں کو بڑے تحمل اور برداشت کے ساتھ علم سکھایا۔ آپؐ کے نرم لہجے اور پروقار شخصیت کی بنا پر بہت سے لوگوں نے اللہ کی ذات کو پہچانا اور اپنے رب سے لو لگایا آپؐ نے مرد و عورت دونوں میں تعلیم حاصل کرنے کا شوق پیدا کیا آپؐ کی نبوت سے پہلے لوگ عورتوں کو زندہ درگور کر دیتے تھے۔ انہیں پاؤں کی جوتی سمجھا جاتا تھا۔ انہیں معاشرے میں حق نہیں ملتا تھا مگر آپؐ نے فرمایا۔

"علم حاصل کرنا ہر مرد و عورت (دونوں) پر فرض ہے"

آج ضرورت اس امر کی ہے کہ نہ صرف ہم آپؐ کی ذات گرامی کی خوبیاں کو اجاگر کریں۔ بلکہ ٹیچرز کیلئے ایسے ٹریننگ سیشن رکھیں جائیں جن میں نبی کریمؐ کے طریقہ تعلیم کی پیروی کرنا سکھائی جائے

اگر ہم حضرت محمدؐ کی حیات طیبہ پر نظر دوڑائیں تو آپؐ کے طریقہ معلمی میں ہمیں بہت سے ایسے اوصاف ملتے ہیں جو انہیں تمام انسانیت کیلئے نمایاں معلم بناتے ہیں۔ ان میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں

۱۔ باوقار شخصیت:۔

ایک استاد کا باوقار شخصیت ہونا لازمی امر ہے اگر وہ کمزور شخصیت کا حامل ہوگا تو سٹوڈینٹس اس کی باتوں کیطرف توجہ سے مرکوز نہیں ہوتے۔ لیکن اگر استاد باوقار شخصیت کا حامل ہو تو شاگرد ادھر ادھر گردن گھمانے کی بجائے استاد کی باتوں کو غور سے سنتے ہیں۔ آپ ﷺ بھی ایک باوقار شخصیت کے حامل تھے۔ آپ نہ ہی زیادہ غصے والے تھے اور نہ ہی کمزور شخصیت کے مالک۔ جب آپ ﷺ بولتے تھے تو تمام اصحاب کرام حضرت محمد ﷺ کو خاموشی سے سنتے تھے۔ جو بھی آپ ﷺ سے ملتا وہ آپ ﷺ کا گرویدہ ہوجاتا۔ ایک استاد کو بھی چاہیے کہ وہ اپنی باوقار شخصیت اور حسن سلوک سے لوگوں اور شاگردوں کو اپنا گرویدہ بنالیں

۲۔ اعلیٰ کردار:۔

آپ ﷺ اعلیٰ کردار کے شخص تھے۔ آپ ﷺ انبیاء کی باخلاق شخصیات تھے۔ یہ آپ ﷺ کا اخلاق ہی تھا جس سے تمام اہل عرب متاثر تھے آپ ﷺ کے کردار اور اخلاق کی گواہی خود اللہ اپنی پاک کتاب میں دیتے ہیں۔ سورۃ قلم میں فرمایا گیا

"بے شک اے (محمد ﷺ) تم کردار (اخلاق) کے بڑے مرتبے پر ہو"
(القلم - ۴)

ایک استاد کو اعلیٰ کردار کا حامل ہونا چاہیے کیونکہ بہت سے شاگرد اپنے استاد کو اپنا آئیڈیل مان لیتے ہیں اور ان کی پیروی شروع کر دیتے ہیں۔ اور ہم اچھے کردار کے حامل آپ ﷺ کے اسوہ پر عمل کرکے ہی بن سکتے ہیں

۳۔ علمی ذوق:۔

آپؐ علم سے محبت کرتے تھے۔ آپؐ نے فرمایا

"میں علم کا شہر ہوں اور علیؓ اس کا دروازہ ہے"

آپؐ نے خود علم حاصل ہونے کے بعد اس کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی بھرپور کوشش کی۔ آپؐ کو اللہ نے بہت کچھ سکھایا جس پر آپؐ نے عمل کر کے ہمارے لیے مثال قائم کی۔ آپؐ نے نہ صرف اللہ کے عطا کردہ علم پر عمل کیا بلکہ اللہ سے علم کے اضافے کیلئے دعا بھی مانگی اور ہمیں بھی یہ دعا سکھائی۔

قل رب زدنی علما

ایک استاد کو چاہیے کہ وہ علمی ذوق رکھے اور نصابی کتابوں کے علاوہ غیر نصابی کتابیں بھی پڑھے۔ تازہ ترین حقائق سے باخبر رہے۔ نئی ایجادات پر تحقیق کرے اور اپنے شاگردوں کو اسکا ذوق پیدا کریں۔

۴۔ تدریس سے محبت:۔

بہت سے اساتذہ علم تو ذوق و شوق سے حاصل کر لیتے ہیں مگر وہ تدریس کو صرف ایک پیشہ سمجھ کر سر انجام دیتے ہیں۔ وہ صرف اپنے شاگردوں کو علم منتقل کر رہے ہوتے ہیں۔ آپؐ جب صحابہ کرام کو درس دیتے تو محبت سے دیتے اگر کوئی اہم مسئلہ ہوتا تو اس بات پر زور دینے کیلئے ایک سے زیادہ دو بار بولتے۔ آپؐ کا اپنے شاگردوں سے محبت سے پیش آتے اور صبر و تحمل سے انکے سوالات کا جواب دیتے۔

آج کے اساتذہ کو بھی چاہیے کہ وہ تدریس دل سے کریں اور لوگوں کو علم کے ساتھ انکے اخلاق

DATE: __/__/20__

M T W T F S

و کردار کو بلند کرنے کیلئے بھی کام کریں اور اپنے شاگردوں کی فلاح کیلئے نصابی اور غیر نصابی سرگرمیوں کا انعقاد بھی کروایں

۵۔ لکھائی علم کا حصہ کی ترویج :-

حضرت محمد ﷺ نے لکھائی کے اوپر بہت توجہ دی۔ جب بھی قرآن نازل ہوتا تو صحابہ کرام اسکو حفظ کر لیتے۔ آپ نے کچھ صحابہ کی ڈیوٹی لگائی کہ وہ قرآن کا جو حصہ نازل ہو رہا اسے لکھتے جائیں۔ لہذا قرآن کو چمڑے پر اور پتھروں پر لکھ کر محفوظ کیا گیا۔ جب بدر کی جنگ میں مشرکین کو قید کیا گیا تو انھیں رہائی کیلئے اس شرط پر راضی ہوئے کہ وہ دس ان پڑھ لوگوں کو پڑھنا اور لکھنا سکھائیں۔ اس سے لکھائی کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

ترمذی شریف میں فرمایا گیا

"اپنے علم کو ہاتھ کی لکھائی سے محفوظ کرو"۔

۶۔ انداز بیان :-

آپ ﷺ وعظ یا خطابت کے ذریعے لوگوں تک اپنا پیغام پہنچاتے۔ آپ ﷺ فصاحت و بلاغت کا پیکر تھے۔ جب آپ ﷺ گفتگو کرتے تو یوں لگتا جیسے زبان سے موتی بکھیر رہے ہوں۔ آپ ﷺ کے الفاظ دوسروں کو مبہوت کر دیتے۔ آپ ﷺ مثالیں دے کر لوگوں کو اپنی بات سمجھاتے

آپ ﷺ نے تدریس کے مندرجہ ذیل طریقوں کو اپنایا

خطابت کا طریقہ	وعظ سے
سوال و جواب سے	بات چیت سے

ایک استاد کو چاہیے کہ وہ غیر ضروری افکار کو
چھوڑ کر جلیانہ اور موثر انداز میں تدریس کرے۔ اور اپنے
شاگردوں کو متوجہ کرنے کیلئے مختلف انداز تدریس اپنائے۔

7. علوم نافع کی تلقین"

حضور اکرمؐ نے ہر وہ علم حاصل کرنے
کی تلقین کی جو انسانیت کیلئے نفع کا باعث ہو۔ آپؐ کے
صحابہ اکرام مختلف علوم کے ماہر تھے۔ مثلاً

حضرت محمد علم نجوم کے ماہر تھے

حضرت عبداللہ بن زبیر مختلف زبانوں میں ماہر تھے

حضرت محمدؐ نے خود حضرت زید سے
سیکھنے کا کہا۔

حضرت محمدؐ نے تیراکی، نیزہ بازی
اور گھڑ سواری کو بھی قابل ستائش قرار دیا۔ بچے آپؐ کے
سامنے کبڈی کھیلا کرتے تھے۔

ایک استاد کو چاہیے کہ وہ اپنے شاگردوں
کو نصاب کے علاوہ دوسرے نفع بخش فنون بھی سکھائے۔ ہاں
مگر ہم جس بھی علم کی تعلیم و تدریس کریں وہ انسانیت کی
فلاح و بہبود کیلئے ہی کرنی چاہیے۔ اگر ہم ناجائز اور انسانیت
کیلئے نقصان دہ علوم حاصل کریں گے تو یہ خود ہماری ذات
کیلئے بھی نقصان دہ ہوگا۔ جادو وغیرہ سے ہم چاہ کر بھی وہ حاصل
نہیں کر سکتے جو اللہ ہمیں نہ دینا چاہے لہذا انسان کو اسی چیز کا
علم دینا چاہیے جو دوسروں کیلئے سودمند ہو ورنہ ہمارا ایمان بھی
خراب ہوگا

"طاقتور مومن کمزور مومن سے بہتر اور زیادہ محبوب ہے اگرچہ یہ دونوں اچھے ہیں"

۸۔ معلم اخلاق و اطوار:

حضرت محمدؐ نے نہ صرف لوگوں کو دین کی تبلیغ دی بلکہ ان کے اخلاق و اطوار کو بہتر کرنے پر بھی کام کیا۔ انھیں کھانا کھانے کے آداب سکھائے، پہنانے کے آداب گھر میں آنے جانے کے آداب، سونے جاگنے، بیٹھنے اور اٹھنے غرض زندگی کے ہر پہلو کو انفرادی طور پر بہتر کرنا سکھایا

حضرت عمر بن ابی سلمیٰ فرماتے ہیں

میں وہ لڑکا تھا جو پیغمبر خدا کی زیر نگہداشت تربیت پایا۔ اور کھانے وقت میرے ہاتھ پلیٹ میں ادھر ادھر جاتے تھے تو اللہ کے نبی نے مجھ سے فرمایا

اے لڑکے! پڑھو اللہ کا نام اور اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ کھانے کے برتن کی اس جگہ سے جو تمہارے قریب ہو۔

۹۔ اشاعت علم:

حضرت محمدؐ نے اشاعت و فروغ علم کی بھرپور کوشش کی۔ آپؐ نے خود بھی علم و تبلیغ کا خوب کام کیا اور لوگوں کو بھی اس کی تلقین کی۔ آپؐ کا فرمان ہے

" اے اللہ اس شخص کے معاملات میں بہتری لائیں جو میرے سے جو سنیں وہ لوگوں تک ویسے ہی پہنچا دیں ہو سکتا ہے جسے وہ یہ بات پہنچائے وہ بات کو زیادہ

اچھے سے سمجھ سکے اس شخص کی نسبت جس نے خود یہ بات سنی ہو!!

اس سے ہمیں سبق ملتا ہے کہ نہ صرف استاد کو تدریس کرنی چاہیے بلکہ شاگردوں کو تلقین کرنی چاہیے کہ وہ اسے تعلیم کو مزید لوگوں تک پہنچائے کیونکہ علم پھیلانے سے بڑھتا ہے۔

تعلیمی اداروں کا قیام:۔

آپؐ نے مکہ اور مدینہ میں تعلیم کیلئے ادارے بنائے۔ مکہ اور مدینہ میں تعلیم و تدریس کا رواج نہ تھا۔ آپؐ نے ایک صحابی حضرت ارقم کے گھر کو سکول بنایا جسے دارِ ارقم کا نام دیا گیا۔ اسی طرح حضرت خدیجہ کے گھر دار الحجر کو خواتین کیلئے درسگاہ بنایا گیا۔

مسجدِ نبوی کو درسگاہ بھی بنایا گیا۔ اسلام میں مساجد صرف عبادتگاہیں ہی نہیں ہیں بلکہ بطور درسگاہ بھی استعمال ہوتی ہیں۔ مسجدِ نبوی کو صفہ بنایا گیا جہاں سے مختلف صحابہ نے گریجویٹ کیا جن میں حضرت بلال حضرت خباب، حضرت عمار، حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابوہریرہؓ شامل ہیں۔

اب یہ سوال اٹھتا ہے کہ آخر ان تعلیمی اداروں میں ایسا کیا نصاب پڑھایا جا رہا تھا جو لوگوں کیلئے مشعلِ راہ بن گیا۔ اس زمانے میں آجکل کی طرح ۱۲ یا ۱۶ سال تک کی پڑھائی نہیں ہوتی تھی جنکے پاس جتنا وقت ہوتا تھا وہ آکر اتنا علم حاصل کر لیتا تھا۔ آپؐ انھیں باتیں سکھا کر تہذیب و تمدن اور

مختلف فنون کے گر بہت ہی مختصر الفاظ میں بتا دیئے۔
وہاں طب کی تعلیم دی جاتی

تھی۔ حضورؐ نے فرمایا
" طبابت سے ناواقف شخص کو اس
بات کی اجازت نہیں کہ وہ طبیب
بنے بلکہ اگر ایسے کسی شخص کو علاج کرتے
ہوئے پکڑ لیا گیا تو اسکو سزا دی جائے گی"
دوسرا علم ہیئت تھا جسمیں رستوں کا درست تعین کرنا سکھایا
جاتا تھا اور سمتوں کو جانچا جاتا تھا
تیسرا علم انساب کا ہے اسکا فائدہ یہ تھا
کہ محرم سے نکاح بھی نہ ہو اور خاندانی نظام بھی سلامت رہے۔
آپؐ کی تدریس کی کچھ مثالیں مندرجہ ذیل
ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپؐ کتنے کم الفاظ میں کتنے اہم اسباق
سکھا دیتے تھے۔

سعادت مند:

اگر آپؐ صحابہ کرام کو یہ سبق دینا چاہتے
کہ جب کوئی تمہاری اصلاح کرو تو تم اسکی غلطی کی اصلاح نہ کرنے
لگ جاؤ بلکہ جب وہ کسی اور کی اصلاح کر رہا ہو تو اسی وقت
اپنی اصلاح کر لیا کرو تاکہ ایسے موقع ہی نہ ملے۔ تو آپؐ یہ فرماتے
"سعادت مند وہ ہے جو دوسروں کو
دیکھ کر نصیحت حاصل کرے"

مسلمان، مسلمان کیلئے آئینہ ہے۔

آپؐ نے فرمایا اگر کوئی آپ کی اصلاح کرے تو

DATE: ___/___/20__

اسے براحت ہو۔ بلا ایک مسلمان دوسرے مسلمان کیلئے آئینہ کی طرح ہے جب ایک شخص آئینے کے سامنے جاتا ہے تو اس کی برائیاں کرنے کی بجائے اپنے نقص کو آئینہ میں دیکھتا ہے اور پھر اپنی اصلاح کر لیتا ہے

قوم کا سردار قوم کا خادم:

آپ ﷺ نے فرمایا

"قوم کا سردار قوم کا خادم ہوتا ہے"

آپ ﷺ نے کتنے احسن طریقے سے حکومت چلانے کا فن بنا دیا کہ حقیقتاً وزیر اعظم عوام کا خادم ہوتا ہے نہ کہ عوام وزیر اعظم کی۔ اور اسے اعلیٰ عہدے پر بیٹھ کر عوام کے مسائل کا حل ڈھونڈنا ہوتا ہے۔

آپ ﷺ کی احادیث کی ایسی بہت سی مثالیں ہیں جن سے ہمیں کم الفاظ میں بہت کچھ سیکھنے کو مل سکتا ہے۔ مختصراً یہ کہ

جو فلسفیوں سے حل نہ ہوا نکتہ وروں سے کھل نہ سکا
وہ راز کملی والے نے بتا دیا چند اشاروں میں

تعلیم کے بغیر ترقی نامکمل ہے آپ ﷺ نے قرآن و سنت کی تعلیم پر سب سے زیادہ زور دیا آپ ﷺ نے ہر زبان و فن کا علم حاصل کرنے کی ترغیب دی لیکن آپ ﷺ نے تعلیم کا مرکز قرآن و سنت کو قرار دیا۔ آپ ﷺ کے انداز تدریس سے ہم زندگی کے ہر پہلو میں مستفید ہو سکتے ہیں۔ پاکستان شرح خواندگی کے لحاظ سے اقوام متحدہ میں نمایاں مقام نہیں رکھتا۔ وجوہات تو کئی ہو سکتی ہیں لیکن ایک وجہ استاد کا کردار ہے۔ اگر استاد اپنے اندر نبوی ﷺ کی خصوصیات پیدا کرلے

DATE: ___/___/20

M T W T F S

تو سالوں کا کام مہینوں میں ہو سکتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ پورے نظام تعلیم میں اسوۂ رسولؐ کو مرکزی حیثیت دی جائے۔ اسوۂ رسول کا ایک اہم اصول گفتار سے زیادہ کردار ہے

بقول حالی:

مس خام کو جس نے کندن بنایا
کھرا اور کھوٹا الگ کر دکھایا
عرب جس پہ قرنوں سے تھا جہل چھایا
پلٹ دی بس اک آن میں اس کی کایا